بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم الاتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۱۸ امان ۱۳۵۸ھش ۱۸ مارچ ۱۹۷۹ء | نمبر ۶۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ مارچ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

محترم ڈاکٹر قیس مینائی صاحب جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے خادم ہیں ان دنوں زیادہ علیل ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (عبدالرشید سمانوی۔ کراچی)

مکرم منشی محمد اسمٰعیل صاحب خوشنویس کی آنکھ کا آپریشن ۲۰ مارچ بروز منگل سی۔ ایم۔ ایچ پشاور میں ہوگا، انشاء اللہ۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے اور ان کی بینائی کو بحال کردے۔ آمین

مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بہت بڑی سعادت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کے پیشِ نظر اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں اور جو لازمی چندہ جات چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ واجب الادا ہیں ان کی بروقت ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ مخلصینِ جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

جو انسان صدقِ دل سے اپنے گناہوں کیلئے بخشش مانگے اللہ تعالیٰ اُسے معاف کر دیتا ہے

بڑا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہیں کرتا

ارشادِ باری تعالیٰ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ (محمد: ۳)

ترجمہ:۔ جو ایمان لائے اور انہوں نے ایمان کے مطابق عمل کئے اور جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوا اس پر ایمان لائے اور وہی ان کے رب کی طرف سے حق ہے اللہ تعالیٰ ان کی بدیوں کو ڈھانپ دے گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ... يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا۔ فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم دن رات غلطیاں کرو تو بھی میں تمہارے گناہ بخش سکتا ہوں پس مجھ سے ہی بخشش مانگو میں تمہیں بخش دوں گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"بعض لوگوں کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ اُن کو ایسے اسباب پیش آجاتے ہیں مثلاً ملازمت یا کوئی اور وجہ کہ ان کی عمر کا ایک بڑا حصہ ظلمانی حالت میں گذرتا ہے۔ نہ پابندیٔ نماز کی طرف توجہ کرتے ہیں نہ قال اللہ اور قال الرسول سننے کا موقع ملتا ہے۔ کتاب اللہ پر غور کرنے کا اُن کو خیال تک بھی نہیں آتا۔ ایسی صورت میں جب ایک زمانہ ظلمت کا گذر جاوے تو یہ خیالات راسخ ہو کر طبیعتِ ثانیہ کا رنگ پکڑ جاتے ہیں۔ پس اس وقت اگر انسان توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ کرے تو سمجھو کہ بڑا ہی بدقسمت ہے۔ غفلت اور سستی کا بہترین علاج استغفار ہے۔ سابقہ غفلتوں اور سستیوں کی وجہ سے کوئی ابتلا بھی آجاوے تو راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر سجدے اور دعائیں کرے اور خدائے تعالیٰ کے حضور ایک سچی اور پاک تبدیلی کا وعدہ کرے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۰۰، ۳۰۱)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ
۱۸ امان ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کُل دُنیوی غموں سے بڑھ کر غم اور اس کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے جہاں تقویٰ کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے وہاں اس دنیا اور اگلے جہاں میں متقیوں کے بہترین انجام کا بھی بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ جہاں تک اس دنیا میں ان کے فوز و فلاح سے ہمکنار ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ متقیوں کو اللہ کی معیت نصیب ہوتی ہے (البقرہ آیت ۱۹۵) اللہ متقیوں کو اپنی دوستی کے شرف سے نوازتا ہے (الجاثیہ آیت ۲۰)۔ اللہ متقیوں سے محبت رکھتا ہے (التوبہ آیت ۴)۔ اللہ متقیوں کی عبادت، دعائیں، قربانیاں، الغرض جملہ نیک اعمال قبول فرماتا ہے (المائدہ آیت ۲۸)۔ اللہ متقیوں کے ہر کام میں آسانی پیدا کرتا ہے (الطلاق آیت ۵)۔ اللہ متقیوں کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ جہاں سے رزق ملنے کا انہیں گمان بھی نہیں ہوتا (الطلاق آیت ۳)۔ اللہ متقیوں کو اپنی رضاء سے سرفراز فرماتا ہے (البینہ آیت ۹)۔ الغرض متقیوں کو اسی دنیا میں جس فوز و فلاح سے ہمکنار کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

جہاں تک متقیوں کے اُخروی فلاح سے ہمکنار ہونے کا تعلق ہے وہ اس امر سے ہی ظاہر ہے کہ انجام بخیر متقیوں کا ہی ہوتا ہے (ہود آیت ۵۰)۔ آخرت کا آرام متقیوں کے لئے ہی مقدر ہوتا ہے (الزخرف آیت ۳۶)۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے متقیوں کو بار بار یہ بشارت دی ہے کہ جنت ہی ان کا ٹھکانہ ہوگی اور پھر جنت کے آراموں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، چنانچہ فرماتا ہے کہ جنت متقیوں کے قریب کی جائے گی (قٓ آیت ۳۲)۔ متقی وہاں امن والے مقام میں رہیں گے، وہ باغوں اور چشموں والی جگہ میں ہوں گے، وہ وہاں ریشم اور نافتہ پہنیں گے، انہیں بہترین ساتھی اور جوڑے عطا کئے جائیں گے، ہر قسم کے میوے ان کے لئے وہاں موجود ہوں گے اور وہ بہت ہی امن سے زندگی بسر کریں گے، انہیں وہاں موت نہیں آئے گی (الدخان آیات ۵۲ تا ۵۷)

اللہ تعالیٰ نے جہاں متقیوں کو آخرت کے بہترین انجام یعنی جنت اور اس کی دائمی نعماء سے متمتع ہونے کی بشارت دی ہے وہاں ساتھ ہی اُن کے اُن اوصاف پر بھی روشنی ڈالی ہے جن کے نتیجہ میں اُن کے لئے آخرت کا بہترین انجام مقدر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے بہترین انجام اور اس تعلق میں اُن کے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَّعُيُونٍ ۝ اٰخِذِينَ مَا اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِينَ ۝ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۝ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝ (الذٰریٰت آیات ۱۶ تا ۲۰)

ترجمہ:- متقی باغوں اور چشموں میں رہیں گے (اور) ان کا رب انہیں جو کچھ دے گا وہ لیتے جائیں گے۔ وہ اس وقت سے پہلے (یعنی دنیا میں) پوری طرح احکام بجالانے والے تھے، راتوں کو کم ہی سوتے تھے اور صبح کے وقت بھی وہ استغفار کیا کرتے تھے اور ان کے مالوں میں مانگنے والوں کا بھی حق تھا اور جو مانگ نہیں سکتے تھے (یعنی ایسے شریف لوگ جو مانگنے میں ذلت سمجھتے ہیں) اُن کا بھی حق تھا۔

ان آیات میں متقیوں کو جنت کا مستحق بنانے والے اُن کے تین اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے **اوّل** یہ کہ وہ جملہ خدائی احکام کو پوری طرح بجالاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ راتوں کو سوتے کم ہیں اور زیادہ حصہ جاگ کر عبادت اور ذکر الٰہی میں راتوں کی خاموش گھڑیاں گزارتے ہیں اور جب صبح ہوتی ہے وہ بکثرت استغفار کر رہے ہوتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کے عطا کردہ اموال کو اُس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور ایسا کرنے میں مخلوقِ خدا کے ساتھ ہمدردی اور ان کی خیر خواہی و بہتری ان کے مدنظر ہوتی ہے۔ یہ نیک اعمال بجائے خود انہیں جنت کا مستحق نہیں بناتے بلکہ تقویٰ کی روح جس سے ان کے یہ اعمال مملو ہوتے ہیں فضلِ الٰہی کو جذب کرنے کا موجب بنتی ہے اور اس طرح ان کے یہ اعمال إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ کے مطابق عند اللہ مقبول قرار پاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کے لئے جنت مقدر کر دی جاتی ہے۔ تقویٰ کی روح کے ماتحت وہ باریک در باریک رگ گناہ سے بچ کر اور نیکیوں کی باریک راہوں کی رعایت رکھ کر نیک اعمال بجالانے میں کوشاں رہتے ہیں ان کی یہ احتیاط ہی ان کے اعمال میں حسن پیدا کرنے کا موجب بنتی ہے اور انہیں قبولیت کا شرف دلانے پر منتج ہوتی ہے۔

تقویٰ کی اس اہمیت کے پیش نظر ماموریں الٰہی تمام تر کوشش اس بات کی کرتے ہیں کہ ان کے متبعین تقویٰ کی رُوح سے مزین ہو کر احکام الٰہی پوری طرح بجالائیں، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر خدا تعالیٰ کی عبادت کریں، استغفار کو اپنا شعار بنائیں اور اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے بنیں تا ان کے یہ سب اموال عند اللہ مقبول قرار پائیں اور وہ جنت کے وارث بنیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے زیادہ زور تقویٰ اختیار کرنے اور متقی بننے پر ہی دیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

(۱) "اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُونَ۔ ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ (باقی صـ پر)

اسلام کی بنیاد تقویٰ پر ہے!

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو کہ اسلام کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک شعر لکھ رہے تھے۔ ایک مصرعہ آپ نے لکھا

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

اُسی وقت آپ کو دوسرا مصرعہ الہام ہوا جو یہ ہے:-

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اگر جماعت تقویٰ پر قائم ہو جائے تو پھر وہ خود ہر چیز کی حفاظت کرے گا۔ نہ وہ دشمن سے تباہ ذلیل ہوگی اور نہ اُسے کوئی آسمانی یا زمینی بلائیں تباہ کر سکیں گی۔ اگر کوئی قوم تقویٰ پر قائم ہو جائے تو کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی۔ قرآن شریف کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ۔ لَا رَيْبَ فِيهِ تو قرآن کریم کی ذاتی خوبی بتاتی اور دوسروں سے تعلق رکھنے والی خوبی یہ بتاتی کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ یعنی یہ کلام متقی پر اثر کرتا ہے ...... ہم اگر ترقی کر سکتے ہیں تو قرآن کریم کی مدد سے ہی۔ اور قرآن کریم کہتا ہے کہ اس کی غذا متقی کے لئے ہی طاقت اور قوت کا موجب ہو سکتی ہے ...... اگر یہ غذا ہضم نہ ہو سکے تو پھر کیا فائدہ۔ اور اگر اسے ہضم کرنا چاہتے ہو تو متقی بنو۔"

(تقریر فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۱ء بحوالہ الفضل ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مخلوقِ خدا سے شفقت و محبت اور حسن سلوک

مکرم مولوی رفیق احمد صاحب سعید شاہد مربی سلسلہ مقیم کوہاٹ

(۲)

تہمت سے پرہیز

مخلوقِ خدا کے ساتھ شفقت و محبت اور حسن سلوک کے بارے میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ کسی پر تہمت اور بہتان نہ باندھا جائے۔ تہمت ایک بہت بڑا ظلم ہے جو بلا وجہ دوسرے کے ذمے قصور لگانا ہوتا ہے۔ اور یہ بہت برائیوں کی جڑ ہے۔ اس سے نقضِ امن کا خطرہ رہتا ہے۔ یہ کسی کی عزت و وقار اور مرتبہ کو پامال کرنے کی ایک خاص سازش ہے۔ جیسے کسی شریف آدمی کو چور، ڈاکو یا بدمعاش کہہ دینا سزا سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اس سے وہ لوگوں میں بدنام ہو جاتا ہے۔ اور اس کی عزت جاتی رہتی ہے۔ اور لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تہمت لگانے والوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

وَمَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْءٍ یُرِیْدُ بِهٖ شَیْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰی جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ

(ابو داؤد)

اور جو شخص کسی مسلمان پر ایسی چیز کی تہمت لگائے جو اس پر عیب لگاتی ہیں اور عیب لگانا ہی اس کا مقصود ہو تو خدا تعالے اس کو دوزخ کے پل پر قید کر دیگا۔ (یعنی پل صراط پر) یہاں تک کہ اس کی سزا پوری ہو جائیگی۔ یا وہ مدعی کو راضی کرے۔

اللہ تبارک و تعالے نے بھی تہمت اور بہتان لگانے سے منع فرمایا ہے اور تہمت اور بہتان لگانے کے لئے حد مقرر ہے۔ اس لئے کبھی بھی کسی پر جھوٹی تہمت اور بہتان نہ لگایا جائے۔ اور نہ ہی اللہ تعالے کی ناراضگی مول لی جائے۔ بلکہ جو کوئی کسی میں عیب دیکھے۔ اور پھر چھپائے اس کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ رَاٰی عَوْرَةً فَسَتَرَهَا کَانَ کَمَنْ اَحْیَا مَوْءٗدَةً

(مسند احمد بن حنبل. ترمذی)

جو شخص کسی مسلمان میں کوئی عیب دیکھے۔ اور پھر وہ اس کو چھپائے تو اس کو اس کا ثواب اس شخص کے برابر ہوتا ہے۔ جس نے زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو بچایا۔

غریبوں کے ساتھ حسن سلوک

مخلوقِ خدا کے ساتھ شفقت و محبت کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ اپنے مسلمان غریب بھائیوں کی حاجت روائی کی جائے۔ اور ان کی ضرورتوں کا خیال رکھا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی بے چینی اور تکلیف کو دور کیا۔ اللہ تعالے قیامت کے دن کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو اس سے دور کر دے گا۔ اور جس شخص نے کسی تنگدست کو آرام پہنچایا۔ اور اس کے لئے آسانی مہیا کی۔ اللہ تعالے آخرت میں اس کے لئے آسانیاں مہیا کرے گا۔ جس شخص نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی۔ اللہ تعالے آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

اللہ تعالے اس بندے کی مدد پر تیار رہتا ہے جو اپنے بندے کی مدد کے لئے تیار ہو (مسلم)

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری مرتبہ فرمایا۔

لَا یَزَالُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ حَاجَةِ الْعَبْدِ مَا دَامَ الْعَبْدُ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ

اللہ تبارک و تعالے اس وقت تک انسان کی ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے۔ جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے کوشاں رہے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر حاجت مند کی حاجت روائی کریں۔ بھوکے کو کھانا کھلائیں ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کریں۔ سوالی کو خالی نہ جانے دیں محتاج کی محتاجی کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

یتیموں سے حسن سلوک

اسی طرح ہمیں یتیموں اور بیواؤں کی خبرگیری کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ان کی کفالت کرنا قومی ذمہ واری ہے۔ یتیم کی کفالت کرنے والے کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی نوید سنائی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ مَسَحَ رَاْسَ یَتِیْمٍ لَمْ یَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ کَانَ لَهٗ بِکُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَیْهَا یَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰی یَتِیْمَةٍ اَوْ یَتِیْمٍ عِنْدَهٗ کُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِی الْجَنَّةِ کَهَاتَیْنِ وَقَرَنَ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ

(مسند احمد بن حنبل)

جو شخص خدا کی خوشنودی کے لئے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے تو یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض جس پر اس کا ہاتھ پھرے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص اس یتیم لڑکے کے ساتھ جو اس کی پرورش و تربیت میں ہو احسان کرے۔ میں اور وہ (شخص) جنت میں اس طرح ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔

ایک دوسری حدیث میں روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔

اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّةِ کَهَاتَیْنِ وَاَشَارَ بِاُصْبُعَیْهِ یَعْنِی السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی

(ترمذی)

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ اور انگلیوں سے مراد آپ کی شہادت اور ہاتھ کی درمیانی انگلی تھی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہمیں یتیم کو مسلمان معاشرے میں اس کی حقیقی عزت دینی چاہیئے۔ انہیں خدا کے کنبہ کا فرد سمجھنا چاہیئے۔ ان کے ساتھ شفقت و محبت اور حسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے۔ اور اللہ تعالے کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنی چاہیئے۔

دوستوں سے حسن سلوک

اسی طرح دوستوں کے ساتھ شفقت و محبت اور حسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے۔ دوستی کے بارے میں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ دوست ہمیشہ ایسے شخص کو بنانا چاہیئے جو نیک اور صالح ہو۔ اللہ تعالے کا فرمانبردار بندہ ہو۔ امانتدار ہو اور اس کا حقیقی خیر خواہ ہو۔ دوستی محض خدا کی رضا کی خاطر ہو اور کوئی غرض مدنظر نہ ہو۔

حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچ قسم کے آدمیوں کی دوستی سے پرہیز کرو۔ (۱) جھوٹے سے کیونکہ وہ ہمیشہ دھوکہ دے گا۔ (۲) بیوقوف سے کہ نادان دوست بجائے فائدے کے نقصان پہنچائے گا (۳) بخیل سے کہ عین وقت پر تیرا ساتھ چھوڑ دے گا۔ (۴) بدطینت سے کہ تیری ضرورت کے وقت تجھ سے کنارہ کشی کرے گا (۵) فاسق فاجر سے کہ وہ ایک لقمے کے بدلے تجھ کو فروخت کر دیگا تو لوگوں نے دریافت کیا کہ لقمے سے کیا مطلب ہے فرمایا حرص۔"

(کیمیائے سعادت صفحہ ۳۰۹)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِجَارِهٖ

(ترمذی)

اللہ تعالے کے نزدیک دوستوں میں بہتر دوست وہ ہیں جو اپنے دوست کے خیر خواہ ہوں اور بہتر پڑوسی خدا کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے ہمسایہ کے خیرخواہ ہوں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تجھ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا مقرب بنایا ہے۔ اس لئے تو ان کے ساتھ ہر معاملہ میں پانچ باتوں کی احتیاط رکھنا

۱۔ ان کا کوئی راز کسی سے نہ کہنا۔
۲۔ ان کے سامنے غیبت سے پرہیز کرنا
۳۔ کبھی ان سے جھوٹ نہ بولنا
۴۔ حکم کی عدم تعمیل نہ کرنا۔
۵۔ خیانت سے کام نہ لینا۔

دوستوں کے ساتھ شفقت سے پیش آنا چاہیئے۔ ان کی عزت و تکریم کرنی چاہیئے۔ انہیں اچھے نام سے پکارنا چاہیئے اور بلانا چاہیئے۔ جب کسی دوست سے ملاقات ہو تو اسے السلام علیکم کہنا چاہیئے۔ دوستوں کو عزت و تعظیم کے ساتھ پہلے بٹھانا چاہیئے تب خود بیٹھنا چاہیئے ان سے گفتگو تہذیب کے دائرہ میں کرنی چاہیئے۔ کوئی ایسی بات نہ کہی جائے۔ جس سے دکھ اور رنجش پیدا ہو۔

ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک

اسی طرح ہمسایوں سے شفقت و محبت اور حسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے۔ ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ فخر دو عالم سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔

(بخاری باب الادب باب الوصایا بالجار)

جبرائیل مجھے بار بار ہمسایوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے یہاں تک کہ مجھے خیال آتا ہے کہ ہمسایہ کو شاید وارث ہی قرار دے دیا جائے گا۔

اس حدیث میں ہمسایہ کے حقوق کے بارے میں بہت تاکید آئی ہے۔ اس سے غرض یہ ہے کہ ہر ایک کو اپنے پڑوسی سے شفقت و محبت سے پیش آنا چاہیئے۔ اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچانی چاہیئے۔ بلکہ ہر لحاظ سے اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ إِلٰى جَنْبِهٖ (بیہقی)

کہ وہ شخص کامل مومن نہیں ہو سکتا جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ اس کے پہلو میں بھوکا (رہے)

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اے ابوذر جب کبھی شوربا پکاؤ تو پانی زیادہ ڈال دیا کرو اور اپنے ہمسایہ کا بھی خیال کرو۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا ہمسایہ تمہارے کھانے میں شریک ہو سکے۔ اسی طرح اگر ہمسایہ حاجت مند ہے تو اس کی حاجت روائی کی جائے۔ اس سے ہمیشہ نیکی کی جائے۔ ہمسایہ کی خوشی اور غمی میں برابر شریک ہونا چاہیئے اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچانی چاہیئے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ ایک عورت روزانہ روزہ رکھتی ہے۔ اور ہر رات نماز پڑھتی ہے لیکن ہمسایوں کے لئے تکلیف کا باعث ہے تو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ دوزخی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضورؐ کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

ماں باپ سے حسن سلوک

اسی طرح ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے۔ اسلام سب رشتہ داروں سے حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ خصوصاً والدین کے ساتھ حسن سلوک کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ سورۃ بقرہ۔ بنی اسرائیل عنکبوت۔ لقمان اور احقاف وغیرہ میں صاف صاف احکام خداوندی موجود ہیں کہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو۔ اور ان کی خدمت کرو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۲۴-۲۵)

تیرے رب نے (اس بات کا) تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (نیز یہ کہ اپنے) ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں (ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے (ہمیشہ) نرمی سے بات کر۔ اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر۔ اور (ان کے لئے دعا کرتے وقت) کہا کر (کہ اے) میرے رب! ان پر مہربانی فرما۔ کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔

سورۃ الاحقاف میں والدین کے حقوق کے بارے میں یوں ذکر ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا ۚ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهٗ وَبَلَغَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيْ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ إِنِّيْ تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِيْ أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝

(آیات ۱۶-۱۷)

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی۔ کیونکہ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر جنا تھا اور اس کے اٹھانے اور اس کے دودھ چھڑانے پر تیس مہینے لگے تھے۔ پھر جب یہ انسان اپنی کامل جوانی یعنی چالیس سال کو پہنچ گیا تو اس نے کہا اے میرے رب مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری ہر نعمت کا شکریہ ادا کروں۔ جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہے۔ اور (اس بات کی بھی توفیق دے) کہ میں ایسے اچھے اعمال کروں جو کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ جو لوگ ایسا کریں گے وہی لوگ ایسے ہوں گے جن کے اچھے اعمال ہم قبول کریں گے۔ اور ان کی بدیوں سے ہم درگذر کریں گے۔ یہ لوگ جنت میں جائیں گے یہ ایک سچا وعدہ ہے۔ جو شروع (پیدائش آدم) سے مومنوں سے کیا جاتا ہے۔

یہ ہے وہ تعلیم جو قرآن نے والدین کے ساتھ احسن طریق سے پیش آنے کے بارے میں دی ہے۔ اس کی روشنی میں ہر مسلمان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ میرا وہی باپ تو ہے جس کے نطفہ سے میں پیدا ہوا ہوں۔ جس نے ہر قسم کی تکلیف اٹھا کر مجھ کو اپنے سے بہتر کھلایا پلایا پڑھایا لکھایا کوئی ہنر سکھایا۔ نیکیوں پر چلنے اور بدیوں سے بچنا بتایا۔ جو ہمیشہ میری تکلیف۔ دکھ۔ مصیبت سے رنجیدہ اور میری خوشی اور مسرت و فرحت سے خوش ہوتا ہے اور میری ماں وہی مبارک ہستی ہے۔ جس نے نو ماہ تک مجھے پیٹ میں رکھنے کی تکلیف برداشت کی۔ اور میری ولادت کے وقت موت سے دوچار ہو کر دوبارہ زندگی پائی۔ اس نے مجھے دودھ پلایا اور میری خاطر ہر تکلیف کو برداشت کیا تھی کہ جب میں پیشاب کر دیتا تھا تو مجھے سوکھے کپڑوں میں سلاتی تھی اور خود گیلے کپڑوں میں پڑی رہتی تھی۔ میں بیمار ہوتا تو وہ دن رات ایک کر دیتی۔ راتوں کو جاگتی۔ غریب تھی۔ خود تو فاقے کرتی اور مجھے کہیں نہ کہیں سے لا کر کھلاتی۔ اب جبکہ میں جوان ہوں میرے بازوؤں میں قوت ہے اور میرے والدین بوڑھے اور کمزور ہو چکے ہیں ان کی طاقت مضمحل ہو چکی ہے۔ اب یہ دونوں (یعنی ماں باپ) میری محبت اور خدمت کے محتاج ہیں تو کیا ان کے اتنے احسانات ہونے کے باوجود میں ان سے منہ موڑ لوں اور ان کو دھکے دوں۔ اور ان کو بے یار و مددگار چھوڑ دوں۔ اس سے زیادہ کمینگی اور ذلیل حرکت کیا ہوگی۔

اے کاش وہ لوگ جو بالغ ہونے کے بعد اپنے والدین سے حسن سلوک میں کمزوری دکھانے لگ جاتے ہیں اس سے سبق سیکھیں کہ کل وہ بھی ایسے ہی بوڑھے اور کمزور ہو جائیں گے اور ان کی اولاد بھی ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے گی۔ جو انہوں نے اپنے والدین سے کیا ہوگا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ انسان کی نیکی اور بدی کا بدلہ اس دنیا میں ہی دے دیتا ہے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا رسولؐ - زندہ رسولؐ ہے

مکرم ملک محبوب احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں لوگوں کی ہدایت کے لئے انبیاء مبعوث فرماتا رہا ہے جو بھٹکی ہوئی انسانیت کو صراطِ مستقیم پر لانے کا اہم فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ اسی طرح جب دنیا تاریک ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے عرب کے بیابانوں سے ایک سراج منیر پیدا کیا جس نے ساری دنیا کی تاریکی کو نور میں بدل دیا دراصل وہ دنیا کا نور تھا جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ ۝
(المائدۃ)

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نور قرار دیا ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات میں غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں۔ اس لئے کہ آپ کا خدا زندہ خدا ہے۔ یعنی جس خدا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا وہ زندہ ہے۔ آنحضرتؐ کا لایا ہوا مذہب زندہ مذہب ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے:۔

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ
الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔
(المائدۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن زندہ ہے اور انشاء اللہ قیامت تک زندہ رہے گا۔ جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرتؐ کی جسمانی وفات کے موقع پر فرمایا تھا:۔

بابی انت وامی واللہ
لا یجمع اللہ علیک
موتتین ابدا اما
الموتۃ التی کتبت
علیک فقد متھا"
(بخاری)

یعنی اے میرے حبیبؐ تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کبھی آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا وہ موت جو آپ کے لئے مقدر تھی وہ تو آگئی۔ لیکن روحانی موت آپ پر کبھی وارد نہ ہوگی اور حقیقت میں ہم دیکھتے ہیں کہ روحانی طور پر آپ زندہ ہیں اور تا قیامت زندہ رہیں گے کیونکہ آپ کے غلاموں کے ذریعہ سے آپ کا مشن زندہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وجہ تخلیق کائنات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے خود فرمایا:۔

"لولاک لما خلقت
الافلاک"

؎ محمدؐ نہ ہوتے خدائی نہ ہوتی
خدا نے یہ دنیا بنائی نہ ہوتی

اور پھر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:۔

؎ نہ آدمؑ نہ فرشتے تھے نہ تھا ظاہر خدا پہلے
بنے ساری خدائی سے محمد مصطفےٰؐ پہلے

آنحضرتؐ کی وجہ سے ہی دنیا کو خدا نے پیدا کیا اور آنحضرتؐ کی وساطت سے ہی دنیا نے خالق حقیقی کا چہرہ دیکھا جب یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں تو اس کا مفہوم یہ نہیں کہ دوسرے نبی مردہ ہیں یا ان کی لائی ہوئی شریعتیں مردہ ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نبی آیا اور اس نے اپنے وقت کی ضروریات کے پودے باغ میں لگائے لیکن اب وہ سب باغ مرجھا گئے ہیں۔ کسی باغ میں کوئی کلی نظر نہیں آتی۔ کوئی پھول نہیں کھلتا۔ کوئی پھل نہیں لگتا۔ لیکن محمد عربیؐ نے جو باغ لگایا:۔

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ
فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ
تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ
حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا"

میرے حبیبؐ نے ایک باغ لگایا جس میں طرح طرح کے پھلدار، پھولدار اور سایہ دار درخت لگائے ہیں جو سدا بہار ہیں۔ خزاں ان کے قریب نہیں پھٹکتی اور ان کے اثمار کا سلسلہ لا متناہی ہے جس طرح آپؐ کے باغ کا مالی کہتا ہے:۔

؎ سب خشک ہو گئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف میں نے دیکھا بستاں یہی ہرا ہے

ظاہر ہے جس باغ کے ثمرات جاری و ساری ہوں وہ باغ اپنے لگانے والے کی بقا پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس کا جو مقصد کاشت تھا وہ پورا ہو رہا ہے۔ آنحضرتؐ کا لگایا ہوا باغ آج بھی اپنے ثمرات سے دنیا کو مستفیض و مستفید کر رہا ہے اور ساری دنیا اس کی خوشہ چین ہے۔

آنحضرتؐ دنیا کے لئے نور بن کر آئے۔ ایسا نور جس نے تمام تاریکیوں کو نور میں بدل دیا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی زندگی کا سب سے بڑا ثبوت ہے جس طرح حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ۔ سید الانبیاء و سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے تھے۔ .... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی نبی امی صادق و مصدوق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کائنات کا مرکزی نقطہ ہیں اور روحانیت اور قرب الٰہی میں جو مقام آنحضرتؐ نے حاصل کیا وہ آج تک نہ کسی نے کیا اور نہ کر سکے گا۔ وہ خدا کے اتنے قریب ہو گئے کہ عبودیت اور الوہیت کی قوسوں کا وتر ٹھہرے:۔

"دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ
قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو جو جام لبالب پلایا۔ اس نے مُردوں کو زندگی بخشی بیماروں کو اچھا کیا اور اس طرح سب انبیاء سے افضل مقام حاصل کیا جس طرح آپؐ کے عاشق صادقؑ کہتے ہیں:۔ ؎

"زندگی بخش جامِ احمدؐ ہے
کیا ہی پیارا یہ نامِ احمدؐ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقامِ احمدؐ ہے
باغِ احمدؐ سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستاں کلامِ احمدؐ ہے"

گزشتہ انبیاء کے فیوض ختم ہو گئے ان کی برکتیں منقطع ہو گئیں ان کے چشمہ ہائے فیض خشک ہو گئے اور روحانیت کے پیاسے آنحضرتؐ کے صاف و شفاف روحانی چشمہ کی طرف ملتفت ہوئے اور وہ جام پیا جو زندگی بخش تھا جو آبِ بقا تھا۔

دوسرے انبیاء کی اطاعت سے اولیاء پیدا ہوئے لیکن فیضانِ محمدیؐ تو یہ ہے کہ میرے آقا کی اطاعت سے امتی نبی پیدا ہوئے جیسا خود خدا نے فرمایا:۔

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصّٰلِحِيْنَ ۝" (المائدۃ)

عیسیٰؑ کے معجزے تو یہ ہے کہ انہوں نے روحانی مردوں کو زندہ کیا اور بیماروں کو شفا دی لیکن محمد عربیؐ کا معجزہ یہ ہے کہ آپؐ کی اطاعت سے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین پیدا ہوئے۔ ؎

"عیسیٰؑ کے معجزوں نے مُردے جلا دیئے
محمدؐ کے معجزوں نے عیسیٰؑ بنا دیئے"

تمام انبیاء کی صفات۔ کمالات اور امتیازات کا مرقع محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپؐ کی اتباع سے انسان انبیاء کی طرح کمالات اور ترقیات حاصل کر سکتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور قوت احیاء تمام انبیاء سے بڑھ کر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ احیاء کا ہی نتیجہ تھا کہ عرب کے وحشی صفت لوگ انسان اور انسان سے باخدا انسان اور باخدا انسان سے خدا نما انسان بن گئے۔

اللھم صل علی محمد وآل محمد۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی مرحوم

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بی اے - مبلغ مقیم ڈیٹن (امریکہ)

میرے ماموں مرحوم حضرت میاں فیض احمد صاحب (آف جموں) کے حضرت مولوی فیض الدین صاحب رض امام مسجد کبوترانوالی سیالکوٹ کے ساتھ (جو محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی مرحوم کے خسر اول تھے) گہرے مراسم تھے - (دونوں علم دوست - مخلص بزرگ صحابی تھے) میں جب دسمبر ۱۹۲۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کے ارشاد پر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے سٹاف میں شامل ہوا تو بی ٹی صاحب (مرحوم و مغفور) سے بزرگوں کے تعلقات کی وجہ سے قادیان پہنچتے ہی دوستانہ بلکہ محبت کے تعلقات قائم ہو گئے - محترم ان دنوں سٹاف سیکرٹری تھے اور سکول کی کھیلوں کے انچارج - سکول میں بی ٹی صاحب کے نام سے مشہور تھے - (شاید سکول میں سب سے پہلے استاد تھے جنہوں نے بی اے کے ساتھ بی ٹی کی ڈگری لی تھی) محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب (اطال اللہ عمرہ) بی ایس سی کی طرح وہ فارسی کے ماہر اور انگریزی کا مضمون تھا اور محترم بی ٹی صاحب کے سپرد تاریخ و جغرافیہ کا مضمون جو ان دنوں جنرل نالج کہا جاتا تھا - ان کا سلوک مجھ سے نہایت مشفقانہ رہا - مجھ سے عمر میں بڑے اور ویسے بھی سینیئر تھے - لیکن انہوں نے میری ہمیشہ دلداری کی اور بڑے بھائی کی طرح ہر معاملہ میں میری مدد کو پورا کیا - افہام و تفہیم کی یہ فضا جب تک ہم دونوں سکول میں رہے قائم رہی - ہمارا تعاون اور تعلقات مثالی رہے - اور باہمی اعتماد قائم رہا - ہجرت سے پہلے ہی محترم بی ٹی صاحب ریٹائر ہو چکے تھے - لیکن ہماری باہمی محبت کا رشتہ نہ صرف قائم رہا بلکہ مستحکم ہوتا گیا -

۱۹۴۸ء کے آخر سے ۱۹۷۱ء تک جبکہ عرصہ یہیں خاکسار ربوہ میں رہا - ان کی طرف سے اخلاص اور قدردانی کے جذبہ کا مظاہرہ ہوتا رہا اور ہم ایک دوسرے کے حقیقی بھائیوں کی طرح ملتے رہے - ان کی طبیعت میں تکلف کو قطعاً دخل نہ تھا - بے لوث محبت کرنے والے دوست تھے - اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے آمین!

بہت ہی خوشخط - تاریخ، جغرافیہ اور انگریزی زبان پر خاصی مقدرت تھی - سکول سے ریٹائر ہونے کے بعد ریویو آف ریلیجنز میں نائب ایڈیٹر کے طور پر سالہا سال تک کام کیا -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ رض کی سوانح حیات انگریزی میں مرتب کرنے کی سعادت خاص طور پر ان کے حصہ میں آئی - نہایت دلکش انداز میں حقیقت پسندانہ پیرایہ میں لکھی ہوئی اس موضوع پر ان کی شائع کردہ کتاب ایک لحاظ سے ان کی یادگار ہے - الغرض سکول کے ایام میں بلکہ اس کے بعد بھی کھیلوں سے بہت دلچسپی رہی - یادداشت قابل ستائش تھی - کھیل کے متعلق ربع صدی کے واقعات جو ان کے روبرو ظہور پذیر ہوئے ذہن و دماغ میں محفوظ تھے - ان کا "تعلیم الاسلام ہائی سکول کی کھیلیں" کے نام سے لکھا ہوا کتابچہ اس حقیقت پر دال ہے - تمام مشہور اور قابل ذکر میچوں کی تفاصیل اس تصنیف میں موجود ہیں - حضرت مولوی محمد دین صاحب اطال اللہ بقاءہ جو اس زمانہ میں ہیڈ ماسٹر تھے - انہوں نے اس کتاب کو دیکھتے ہی بے ساختہ بی ٹی صاحب کی کھیلوں سے غیر معمولی دلچسپی اور تفاصیل کے ازبر ہونے پر خراج تحسین ادا کیا -

ان کے شاگرد ان سے انتہائی احترام سے پیش آتے تھے - بی ٹی صاحب مرحوم کا اپنے شاگردوں بالخصوص اچھے کھلاڑیوں سے بے تکلفی اور باہمی محبت کا تعلق تھا - کھلاڑی ان سے اس طرح گھل مل جاتے جس طرح بیٹے اپنے باپ کے گرد جمع ہو جاتے ہیں استاد اور شاگردوں کا مثالی سلوک تھا - مرحوم نے اپنے فرائض کو نہایت اخلاص - محنت اور کامیابی سے نبھایا - سلسلہ کی روایات کو ہر وقت مدنظر رکھا - اور احمدی نوجوانوں کی تربیت کا حق ادا کیا -

جزاہ اللہ احسن الجزاء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے نونہالوں اور حضور کے گھرانہ کی معزز خواتین کو نہایت ہی محبت اور مثالی عقیدت سے پڑھایا اور پڑھانے کو خوش بختی سمجھا - ان کا ایک مرتبہ کا کہا ہوا فقرہ مجھے ہمیشہ یاد رہتا ہے - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کی صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم کو تاریخ کا مضمون پڑھانے کے لئے حضور نے بلایا فوراً لبیک کہا - دارالفضل سے دارالمسیح کی دوری کے خیال سے آنے جانے کے لئے موٹر پیش ہونے لگی تو محترم بی ٹی صاحب نے فرمایا کہ موٹر پر حضور کا پٹرول خرچ ہوگا - موٹر کی بجائے میں پیدل حاضر ہونا پسند کرتا ہوں -

بے غرض - مرنجاں مرنج - جس طرح آواز دھیمی تھی - اسی طرح دھیمے دھیمے ہر ایک سے خیر خواہی اور حقیقی محبت سے پیش آنے والے ہمارے یہ بزرگ بھائی زمانہ پر ایک انمٹ نقش چھوڑ گئے جو پیچھے آنے والوں کے لئے ہمیشہ مشعل راہ ہے -

○

اطفال الاحمدیہ جماعتی عمارت کی تیسری دیوار ہیں

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"میری غرض انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے یہ ہے کہ عمارت کی چاروں دیواروں کو مکمل کر دوں - ایک دیوار انصار اللہ ہیں - دوسری خدام الاحمدیہ - تیسری دیوار اطفال الاحمدیہ ہیں اور چوتھی دیوار لجنہ اماء اللہ ہیں"

(الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۴۵ء)

عمارت کی مضبوطی کے لئے ہر دیوار کا مضبوط ہونا اشد ضروری ہے - ناظمین اطفال اور قائدین جائزہ لیں کہ کیا ان کی مجالس کی تربیت اس طور پر جاری ہے کہ وہ مضبوط دیواریں بن سکیں -

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں

اگر آپ نے ابھی تک ماہ تبلیغ (فردی) کی رپورٹ مرکز میں نہیں بھجوائی تو براہ کرم مقررہ فارم پر جلد بھجوا دیں - نیز آئندہ کے لئے ایسا انتظام فرمائیں کہ آپ کی رپورٹ بروقت مرکز میں پہنچتی رہے - جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ادریس احمد صاحب سدھو ریلوے گارڈ خانیوال مختصر سی علالت کے بعد ۲/۱ بعمر ۳۶ سال وفات پا گئیں - انا للہ وانا الیہ راجعون!

پہلے خانیوال میں مقامی احباب نے اور پھر ربوہ میں دوسری مرتبہ مرحومہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی - بعد میں ربوہ کے قبرستان عام میں سپرد خاک کی گئیں - مرحومہ بہت صابرہ - کفایت شعار اور غریب پرور خاتون تھیں - خانپور ضلع رحیم یار خان اور خانیوال میں لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں خوشی سے حصہ لیتیں - اپنا چندہ ہمیشہ باقاعدگی سے ادا کرتیں - مرحومہ نے صرف ۳۶ سال کی عمر پائی -

مرحومہ مکرم بشیر احمد صاحب مہار کی لڑکی اور مکرم میجر عبد اللہ صاحب مہار کی بھتیجی تھیں - تین کمسن بچے (۲ لڑکے اور ایک لڑکی) اپنی یادگار چھوڑے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے - پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو - آمین!

(بشارت اللہ مہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر)

گمشدہ طلائی کانٹا

فیکٹری ایریا سے دارالرحمت کی درمیانی کچی سڑک پر جاتے ہوئے میرا سونے کا کانٹا (بندہ) گم ہو گیا ہے - اگر کسی دوست کو ملا ہو تو ازراہ کرم - مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں -

(مکان ۶/۱۲ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مدلل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۹۸۵

میں مسز اینی۔ اے حسن بنت ہیام صاحب مرحوم عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد مکان مالیتی ۵۰,۰۰۰,۰۰۰/- روپے انڈونیشین

۲۔ حق مہر (وصول شدہ)

موجودہ مالیت ۱۰,۰۰۰/- " "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰,۰۰۰/- روپے [illegible] آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ مسز اینی۔ اے حسن جکارتہ۔ انڈونیشیا

گواہ شد۔ اے۔ الف سوسیلو جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ حامد احمد سکارجو جکارتہ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۳۹۸۶

میں حاجی سجاکا ولد حاجی حسن سوریا صاحب مرحوم پیشہ تجارت عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد مکان واقع جیلمبرادتاما۔ مالیتی ۵۰,۰۰۰,۰۰۰/- روپے انڈونیشین

۲۔ ایک عدد مکان واقع جی ڈاگز موار دی رایا مالیتی ۲۵,۰۰۰,۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰,۰۰۰/- روپے [illegible] ماہوار آمد بصورت تجارت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ حاجی سجاکا حسن۔ جکارتہ۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ اے۔ الف سوسیلو۔ جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ حامد احمد سکارجو۔ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۳۹۸۷

میں آئی۔ آر۔ رحمت جکا سنتوسا ولد احمد ساوی مرحوم پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد مکان مالیت ۷۰,۰۰۰,۰۰۰/- روپے [illegible]

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰,۰۰۰/- روپے [illegible] ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ رحمت جکا سنتوسا جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ آر۔ عبدالرحمٰن احمدی۔ جکارتہ۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ ایچ ایم۔ اے چیمہ ایچ اے۔ شیخ۔ جکارتہ۔ انڈونیشیا۔

ادارئیہ ــــ (بقیہ)

کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رُو بدنیا تھے۔ ان تمام آفات سے نجات پاویں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱)

(۲) "سو ہماری جماعت یہ غم کُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگاوے کہ اُن میں تقویٰ ہے یا نہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵)

مسل نمبر ۲۳۹۸۸

میں الحاج محمد رؤف ولد الحاج محمد حسین صاحب پیشہ زمینداره عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن بوگر انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک کھیت چاول مالیت ۳۰۰,۰۰۰/- روپے [illegible]

۲ " " " ۳۰۰,۰۰۰/- " " "

۳۔ ایک مکان " ۳۰۰,۰۰۰/- " " "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰,۰۰۰/- روپے [illegible] ماہوار آمد بصورت زمینداره ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ الحاج محمد رؤف بوگر انڈونیشیا

گواہ شد۔ احمد جنیدی بوگر انڈونیشیا

گواہ شد۔ عبدالرزاق اٹیابری بوگر انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۳۹۸۹

میں حفصہ زوجہ الحاج محمد رؤف صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن بوگر انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۱۰,۰۰۰/- روپے انڈونیشین

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵,۰۰۰/- روپے [illegible] ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ حفصہ زوجہ الحاج محمد رؤف صاحب۔ بوگر انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ احمد جنیدی بوگر انڈونیشیا

گواہ شد۔ عبدالرزاق اٹیابری بوگر انڈونیشیا۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار عرصہ پانچ سال سے بعارضہ فالج بیمار ہے۔ نیز والدہ صاحبہ شوگر اور درد پتہ سے بیمار رہتی ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار محمد صدیق خان [illegible] ریلوے کالونی۔ دھوبی گھاٹ۔ چاہ میراں لاہور۔

۲۔ میرے لڑکے محمد احمد نے اس سال میٹرک کا بورڈ کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اعلیٰ کامیابی دے۔ (حوالدار محمد شفیع دارالنصر غربی ربوہ)

۳۔ خاکسار عرصہ سے بعارضہ فالج علیل چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ٹھیکیدار چراغ الدین۔ محلہ دارالنصر شرقی ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت خریداران الفضل اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کو قریب تر لانے کے لئے مالی قربانیوں میں اضافہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے اسے (جماعت احمدیہ کو) اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے۔ بس یہ وہ عظیم الشان مقصد ہے جس کے مطابق ہم عمل کریں گے اور انشاء اللہ اسلام کو ساری دُنیا پر غالب کر کے دم لیں گے۔"

ہمارے مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا پاکیزہ عزم کے پیش نظر اپنی مالی قربانیوں میں اضافہ ہی نہیں بلکہ اپنے کئے ہوئے وعدوں کی بھی جلد سے جلد ادائیگی کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

شکریۂ احباب

میری والدہ محترمہ کی وفات پر احباب جماعت نے مجھے بکثرت محبت بھرے تعزیتی خطوط لکھے اور ہمارے لئے دعائیں فرمائیں۔ چونکہ ہر ایک کو فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں لہذا الفضل کے ذریعہ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مزید درخواستِ دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میری والدہ محترمہ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قُرب میں جگہ دے اور میرے اور میرے اقرباء کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے مجھے خطوط لکھے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کی تمام مشکلات اور پریشانیاں دُور فرمائے، اُن کی تمام مرادیں پوری فرمائے۔

(خاکسار محمد عثمان چینی۔ مسجد احمدیہ، کینٹ بازار۔ ڈرگ روڈ۔ کراچی ۸)

انصار اللہ درخت لگائیں

درخت انسان کے لئے خدا تعالیٰ کی بہترین نعمتوں میں سے ہیں اور انسانی زندگی کا ایک جزوِ لاینفک ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے شجر کاری کو صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔

تمام انصار احباب سے درخواست ہے کہ شجر کاری کی مہم میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور پھلدار یا سایہ دار درخت زیادہ سے زیادہ تعداد میں گھروں، مسجدوں، کھیتوں میں لگائیں اور پھر باقاعدہ ان کی پرورش اور نگہداشت فرماویں۔

(قائد ایثار انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ کی پکنک

ماہِ امان/مارچ میں اپنی سہولت کے مطابق تمام مجالس پکنک منائیں گی۔ کیا آپ کی مجلس نے دن مقرر کر لیا ہے؟

(قائد ذہانت و صحتِ جسمانی انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

میرے بڑے بھائی ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے مرحوم کے بڑے بیٹے عزیز مبارک احمد صاحب سخت بیمار ہیں ان کی ٹانگیں کام نہیں کرتیں اور اکثر بے ہوشی طاری رہتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحتیاب کرے۔ آمین۔

(ملک عبدالرحیم۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

عزیزم سیف اللہ صاحب ساکن چھٹے چک متصل سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ جہاں کہیں بھی ہوں جلد گھر پہنچ جائیں۔ ایک نہایت ضروری کام ہے۔

(بشیر احمد والد سیف اللہ چھٹے چک ضلع شیخوپورہ)

تقاریب شادی

۱۴ امان ۱۳۵۸ ہجری شمسی (مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۷۹ء) بروز بدھ عزیزہ خالدہ سعید سلمہا بنت مکرم محمد سعید احمد صاحب سپرانٹنڈنگ انجنیئر سرگودھا کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ عزیزہ موصوفہ کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میجر غفور احمد صاحب ابن ریٹائرڈ میجر عبدالحمید صاحب شرما ربوہ کے ساتھ ۲۹ اپریل ۱۹۷۸ء کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔ عزیزہ خالدہ سعید سلمہا الحاج حافظ ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی مرحوم کی نواسی اور محترم میاں محمد رفیق صاحب سمن آباد لاہور کی پوتی ہیں۔

بارات جو متعدد مقامی احباب کے علاوہ بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، علماء سلسلہ اور جامعہ احمدیہ کے بعض غیر ملکی طلباء پر مشتمل تھی ۱۴ امان کو ربوہ سے سرگودھا پہنچی۔ بارات کے پہنچنے پر مکرم محمد سعید احمد صاحب کی کوٹھی پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دار القضاء ربوہ کی صدارت میں تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم کے بعد محترم مولانا صاحب موصوف نے ایک مختصر تقریر میں قرآن مجید کی روشنی میں شادی کی مقدس اغراض پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں آپ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، محترمہ بیگم صاحبہ کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب، محترمہ بیگم صاحبہ نواب مسعود احمد خان صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ سید میر محمود احمد صاحب ناصر نے بھی ربوہ سے سرگودھا تشریف لے جا کر ازراہِ شفقت و ذرہ نوازی تقریب رخصتانہ میں شرکت فرما کر عزیزہ موصوفہ کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔ اس تقریب میں جماعتِ احمدیہ سرگودھا کے مقامی عہدیدار اور دیگر احباب نیز پاک فضائیہ کے سینئر افسران نے بھی شرکت فرمائی۔

بارات اُسی روز شام کو سرگودھا سے ربوہ واپس آئی۔ اگلے روز ۱۵ مارچ ۱۹۷۹ء کو مکرم ریٹائرڈ میجر عبدالحمید صاحب نے اپنے مکان واقعہ دار الرحمت وسطی میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بعض بزرگانِ سلسلہ اور مقامی احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور اسے مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(۲) ربوہ ۱۶ مارچ بروز جمعہ۔ آج یہاں مکرم چوہدری منصور احمد صاحب آف امریکہ ابن مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب نواب شاہ سندھ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ بارات ۱۵ مارچ کی شب کو بذریعہ چناب ایکسپریس نواب شاہ سے ربوہ آئی اور اگلے روز شام کو واپس روانہ ہو گئی۔

۱۶ مارچ کو تین بجے سہ پہر مکرم چوہدری فرزند علی صاحب دار الرحمت غربی ربوہ کے مکان پر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں بہت سے احباب اور متعدد بزرگانِ سلسلہ شامل ہوئے۔ اس موقع پر مکرم چوہدری ہادی علی صاحب شاہد مربی سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم کی اور مکرم مغفور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند دعائیہ اشعار پڑھ کر سنائے جس کے بعد محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے اجتماعی دعا کرائی۔

چوہدری منصور احمد صاحب کا نکاح ۱۶ مارچ کی صبح کو بعد نماز فجر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے عزیزہ ثمینہ نجم صاحبہ بنت مکرم چوہدری فرزند علی صاحب سے پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴